بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئے ہیں ہم وطن کا بنکر سوال دیدو ۔ دینے کا وقت ہے تا حدِ امکاں دے دو
ماؤ! بیٹو! تم اک زیورات ہی کیا ۔ گر وقت آپڑے تو اک پیارا لال دیدو

پیغامِ حفظِ وطن

نتیجۂ فکر

زائر حرم حضرت مولانا مولوی قاضی عبدالقادر صاحب فیض بگڑوی
ہاسن ۔ ریاست میسور۔

پبلشرز:
قاضی صمد پاشا اینڈ برادرس منظر آباد کافی ورکس ہاسن (ریاست میسور)

قیمت: ۲۵ نئے پیسے

وطن پریس بنگلور سٹی

میرے عزیز ہم وطنو!

فارسی شاعر نے کتنی اچھی بات کہی ہے:

حُبِ وطن از ملکِ سلیمان خوشتر ۔ خارِ وطن از سنبل و ریحان خوشتر

بھارت ہمارا وطن ہے یہاں کا ہر باشندہ بلالحاظ دین وملت اس کا سچا پاسبان اور محافظ ہے۔ اب تک ہم سب نے مادر وطن کی گود میں ہر طرح کی آسودگی اور راحت کے مزے اٹھائے۔ اب خود مادرِ وطن آشفتہ حال ہے۔ درندہ صفت چینیوں نے اس پر حملہ کر کے نہ صرف اپنی قدیم روایات کا مذاق اڑایا ہے۔ بلکہ اس نے بھارت کی پُرامن فضا کو مکدّر کر دیا ہے۔

ایک خالص اور مخلص مُحبّ وطن کی حیثیت سے میں یہ ولولہ انگیز نظم پیش کرتا ہوں۔ یہ محافظ وطن کے لئے ایک للکار ہے۔ اس مشکل ترین وقت میں بھارت کے بچے بچے کے دل میں احساسِ حمایت، اور متاعِ آزادی کی حفاظت کے جذبات کو بیدار کر دینا ہر صاحب جسم و قلم کا فرض ہے میری یہ نظم اسی مقصد کی آئینہ دار ہے۔ اب یہ آپ کا فرض ہے کہ اسے بھارت کے کونے کونے میں پہنچانے کی کوشش کر کے اس کے حقیقی مقصد کو حاصل کریں، یہ زبان اردو کی ایک حقیر خدمت ہے جو اپنے وطن کے لئے پیش ہے۔ مکرمی جناب صادق سہیل صاحب یم لیس سی۔ بی۔ یل۔ بی کے گرانقدر مشورہ کیلئے ان کا شکر گذار ہوں۔ انشاء اللہ بہت جلد اسے دیوناگری رسم الخط میں پیش کرنیکی کوشش کرونگا۔ فقط

خادم دین وادب: فیاض بلگوڈی

دارالفلاح کرشنا راج پورم۔ ہاسن۔ (ریاست میسور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف اور تبصرہ!

حضرت علامہ اقبالؒ نے شیرِ میسور، شہیدِ وطن اور مادرِ ہند کو سامراجی انگریزوں کے چنگل سے آزاد کرنے کیلئے علمِ جہاد بلند کرنے والے جانباز حضرت ٹیپو سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے:

آن شہیدان محبت را امام
آبروئے ہند و چین و روم و شام

لیکن چین نے ہندستان پر جارحانہ حملہ کر کے اپنی آبرو خاک میں ملا دی، گوتم بدھ کے فلسفہ کو پاش پاش کر دیا، پنچ شیل کے پرخچے اڑا دئے اور امن عالم کو خطرہ میں ڈالدیا۔ ہندستان کے چالیس کروڑ لوگوں نے چین کے چیلنج کو قبول کیا ہے اور اس وقت چینی درندوں کو ہندستان کی سرزمین سے سرحد پار بھگانے کی مہم میں ہمارے سپاہی برسرپیکار ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہمارے ملک کے تمام لوگوں میں ہر قوم و طبقہ کے افراد میں، بوڑھوں، بچوں اور نوجوانوں میں حب وطن کے جذبات کو بیدار کیا جائے کہ ہماری کامیابی یقینی ہے، اور ان کے عمل پیہم کی طرف آمادہ کیا جائے اور انہیں یہ ذہن نشین کرایا جائے کہ

منزل کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ہم اپنے فلسفۂ "محبت" امن، آشتی اور سچائی کو ہاتھ سے نہ جانے دیں گے!

یقیں محکم، عملِ پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

اِن جذبات و احساسات اور وقت کی اہم ترین ضرورت کے پیشِ نظر آئندہ کے لائحہ عمل کو شاعرِ بلند، نازئر محترم مولانا مولوی قاضی عبدالقادر صاحب فیاض بلگوڈی نے اپنی ولولہ انگیز نظم "پیغام حفظِ وطن" میں نہایت ہی اچھے انداز سے پیش کیا ہے۔ آپ ایک حساس شاعر ہونے کے علاوہ فرض شناس محبِ وطن ہیں۔ ہندستان ہمیشہ دین و دھرم کا گہوارہ رہا ہے۔ یہاں ہر مذہب کے پیرو بستے ہیں۔ فیاض صاحب دین کے دلدادہ ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ اس مقدس سرزمین پر جہاں سینکڑوں رشیوں منیوں، صوفیوں، عالموں، بزرگوں اور مذہبی رہنماؤں نے اپنے فیوض و برکات کی نہروں کو بہایا ہے، چین کے اَدھرمیوں اور مذہب کا ناش کرنے والوں کے ناپاک قدم جم جائیں۔

نظم اس قدر پُرشور انداز میں لکھی گئی ہے کہ پڑھنے سے ایک مُردہ دل میں بھی جان پڑ جاتی ہے اور ایک کاہل آدمی بھی جدوجہد کرنے اور جنگ آزادی کی صفوں میں شامل ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اس نظم کی زیادہ اشاعت ہونی چاہئے اور اسکو ریڈیو، جلسوں اور محفلوں میں سیاسی اور مذہبی اجتماعوں میں بار بار پڑھنے کے مواقع پیدا کئے جائیں۔

میرا یہ مشورہ ہے کہ اس کو ناگری رسم الخط میں لکھکر بھی شائع کیا جائے تاکہ ہندی دان بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

بنگلور
۳ رنومبر ۱۹۶۲ء

صادق سہیل
اڈوکیٹ

پیغامِ حفظِ وطن

از بر زائرِ حرم مولانا فیاض بگوڑی
دار الفلاح - ہاسن - (ریاست میسور)

اے ہند کے سپوتو!
بھارت کے نوجوانو!

مذہب کی سرزمین پر بے دین آرہا ہے
پھولوں کی وادیوں میں گلچین آرہا ہے
نیفا کی سرحدوں پر وہ! چین آرہا ہے
کرتے ہوئے وفا کی توہین آرہا ہے

روکو اسے اے جوش و ہمت کے کاروانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

پردے میں دوستی کے مارا ہے اس نے بھالا
ابھرا ہے بنکے دشمن اک دوست دیکھا بھالا
افسوس! آستیں میں اک ناگ ہم نے پالا
خونخوار بنکے آیا ہے پنچ شیل والا

منہ اسکا کردو کالا، بڑھ کر لے تیر مانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

انساں کے خوں سے رنگیں وادیاں ہماری
خطرے میں پڑ گئی ہیں آزادیاں ہماری
ہیں بجلیوں کی زد میں آبادیاں ہماری
سرسبزیاں ہماری، شادابیاں ہماری

مضراب حریت کی اے دل نواز تانو!
اے ہند کے سپوتو، بھارت کے نوجوانو

دشمن کے معرکوں سے ڈرنے کا وقت کب ہے
جو بزدلی دِکھائے وہ زیبِ تخت کب ہے
جو جہد سے ہو عاری وہ نیک بخت کب ہے
ہمت کے بالمقابل اک سخت، سخت کب ہے

مشکل نہیں ہے مشکل اس راز کو جو جانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

مل جل کے آج ہم سب بھارت کی لاج رکھ لیں
کل کیلئے اٹھا کر ہر احتیاج رکھ لیں
مستقبلِ حسین کو محفوظ آج رکھ لیں
اُٹھو کہ مل کے باہم آزاد راج رکھ لیں

ٹیپو کے ہمنواؤ! ارجن کے قدردانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

اے رام کے چمن کی روشن تریں بہارو
اے آسمانِ حُبِّ احمدؐ کے چاند تارو
گوتم کے رازدانو، نانک کے جاں نثارو
زرتشت کے فدائیو! عیسیٰ کے رازدارو

فی الجملہ آج خدا کے بندو! اے مہربانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

یہ نفرت و عداوت اچھی نہیں ہے ہمدم
خطرے میں دیس ہے اور دلگیر ہیں بہت ہم
ہمت بدوش ہو کر کرنی ہے سعیٔ پیہم
ہے ملک کی حفاظت ہر چیز پر مقدم

اخلاص و آشتی کی اے زندہ داستانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

آنسو بہا رہی ہے وہ آبِ رودِ گنگا
دھرتی پہ اسکی ناچا دشمن نے ناچ ننگا
ہوگی نہ خانہ جنگی ہوگا نہ ہم میں دنگا
اونچا رہا ہے ہر دم اونچا رہے ترنگا

ثابت کرو عمل سے اِس کو اے مہربانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

بہرِ وطن مجسّم ایثار بن کے اُٹھّو
اک شیر دل کا عزمِ بیدار بن کے اُٹھّو
قربانیوں کا سنگیں ہتیار بن کے اُٹھّو
مضبوط؟ آہنی اک دیوار بن کے اُٹھّو

حبِّ وطن کے شیدا شاعر کی بات مانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

ہندوستانیوں کی تسکینِ روح و خاطر
گرجا و گردوارے مسجد بن منادر
بے ذوق کیا کرینگے تو قیر انکی وافر
انسانیت کے دشمن، روحانیت کے منکر

انکی کرو حفاظت۔ مذہب کے راز دانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

دِل ہی نہیں تو فکر دل پر کہاں رہیگا
دیں ہی نہ ہو! خدا کا پھر گھر کہاں رہیگا
دِلکش! عقیدتوں کا منظر کہاں رہیگا
دِین و دھرم کا چرچا گھر گھر کہاں رہیگا

اے فرض آشناؤ! اے عشق کے خزانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

ٹھہریگا چین بھی کیا ٹھہرا نہ جب فرنگی
حفظِ وطن کی خاطر ہم ہیں نہیں دو رنگی
حُبِّ وطن کا شاہد جھنڈا ہے یہ ترنگی
دشمن پہ کر دو ثابت ہم بھی ہیں قوم جنگی

اے بزم کی بہارو! اے عزم کی چٹانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

دیدو!!

آئے ہیں ہم! وطن کا بن کر سوال دے دو
دینے کا وقت ہے تا حدِّ کمال دے دو
آرام و عیش و راحت قربان اس پہ کر دو
ہے مادرِ وطن اب آشفتہ حال دے دو

وہ جان دے رہے ہیں۔ جاڑے میں لڑ رہے ہیں
تم انکے واسطے کچھ مال و منال دے دو

جو دے سکو وہ دیدو حفظِ وطن کی خاطر
اجناس ہوں کہ کپڑا، کمّل کہ شال دے دو

اے ماؤ! بہینو تم اک زیورات ہی کیا
گر وقت آپڑے تو اک اپنا لال دے دو

اپنی مدد خود اپنے ہاتھوں سے آپ کرلیں
غیروں سے کیوں کریں ہم جاکر سوال دے دو

فیّاض دل بنو رکھو! فیّاض نوجوانو
اے ہند کے سپوتو! بھارت کے نوجوانو

بمقام دار الفلاح
کرشنا راج پورم۔ بنگلور۔

فیّاض بلگوڈی
26-10-62